حضرت ابراہیم

اور

سارہ

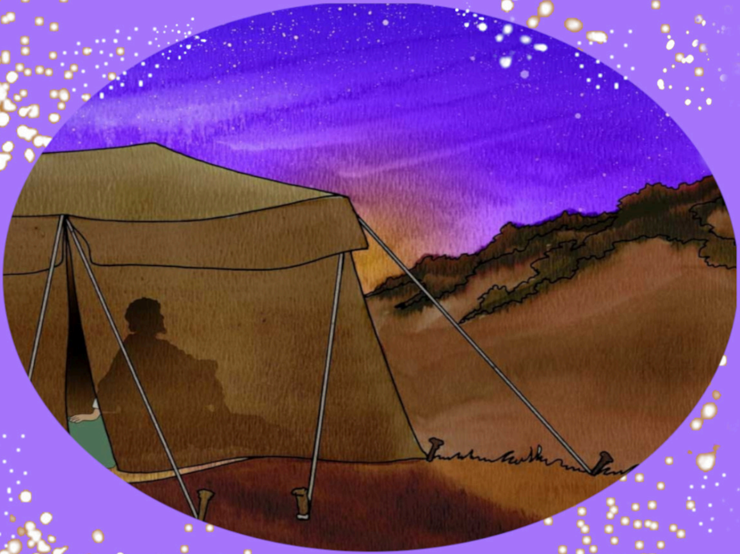

hazrat ibrāhīm aur sārā

Hazrat Ibraheem and Sarah

(Urdu—Persian script)

© 2022 Chashma Media.

published and printed by
Good Word Communication Services Pvt. Ltd.
New Delhi, INDIA

Bible text is from UGV.
illus.: https://sweetpublishing.com, R. Gunther (www.gunther.net.nz), J. P. Stanley (https://yoplace.com)

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

حضرت آدم اور حوا کی نافرمانی کے باعث اُن کا خدا کے ساتھ رشتہ ٹوٹ گیا۔ اِس کے باوجود اللہ نے اُنہیں نہیں چھوڑ دیا۔ اُس کی مرضی تھی کہ اِنسان کا اُس کے ساتھ خاص رشتہ بحال ہو جائے۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے حضرت نوح اور اُس کے خاندان کو کشتی کے ذریعے سیلاب سے بچایا۔

بہت سارے برس گزر گئے۔ نوح کے بیٹوں سِم، حام اور یافت کے بچّے پیدا ہوئے، اور اُن کی اولاد جلد ہی پوری دنیا میں پھیل گئی۔ تاہم لوگ پہلے کی طرح ہی خدا سے نافرمان رہے اور اُس کی رفاقت سے دُور رہنے لگے۔ پھر بھی اللہ کی مرضی تھی کہ اُن سے رفاقت رکھے۔ صدیوں کے بعد اُس نے ایک آدمی بنام ابراہیم کو چن لیا تاکہ وہ اور اُس کی اولاد اُس کی برگزیدہ قوم ہوں۔ آئیے، ہم وہ کچھ پڑھیں جو توریت شریف میں حضرت ابراہیم کے بارے میں لکھا ہے:

یہ سِم کا نسب نامہ ہے: [..]. تارح 70 سال کا تھا جب اُس کے بیٹے ابرام، نحور اور حاران پیدا ہوئے۔ یہ تارح کا نسب نامہ ہے: ابرام، نحور اور حاران تارح کے بیٹے تھے۔ لوط حاران کا بیٹا تھا۔ اپنے

باپ تارح کی زندگی میں ہی حاران کسدیوں کے اُور میں انتقال کر گیا جہاں وہ پیدا بھی ہوا تھا۔

باقی دونوں بیٹوں کی شادی ہوئی۔ ابرام کی بیوی کا نام ساریٔ تھا اور نحور کی بیوی کا نام مِلکاہ۔ مِلکاہ حاران کی بیٹی تھی، اور اُس کی ایک بہن بنام اِسکہ تھی۔ ساریٔ بانجھ تھی، اِس لئے اُس کے بچے نہیں تھے۔

تارح کسدیوں کے اُور سے روانہ ہو کر ملکِ کنعان کی طرف سفر کرنے لگا۔ اُس کے ساتھ اُس کا بیٹا ابرام، اُس کا پوتا لوط یعنی حاران کا بیٹا اور اُس کی بہو سارئی تھے۔ جب وہ حاران پہنچے تو وہاں آباد ہو گئے۔

ابرام کی بُلاہٹ

رب نے ابرام سے کہا، ”اپنے وطن، اپنے رشتے داروں اور اپنے باپ کے گھر کو چھوڑ کر اُس ملک میں چلا جا جو مَیں تجھے دکھاؤں گا۔

مَیں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا، تجھے برکت دوں گا اور تیرے نام کو بہت بڑھاؤں گا۔ تُو دوسروں کے لئے برکت کا باعث ہو گا۔ جو تجھے برکت دیں گے اُنہیں مَیں بھی برکت دوں گا۔ جو تجھ پر لعنت کرے گا اُس پر مَیں بھی لعنت کروں گا۔ دنیا کی تمام قومیں تجھ سے برکت پائیں گی۔“

ابرام نے رب کی سنی اور حاران سے روانہ ہوا۔ لوط اُس کے ساتھ تھا۔ اُس وقت ابرام 75 سال کا تھا۔ اُس کے ساتھ اُس کی بیوی سارَئی اور اُس کا بھتیجا لوط تھے۔ وہ اپنے نوکر چاکروں سمیت اپنی پوری ملکیت بھی ساتھ لے گیا جو اُس نے حاران میں حاصل کی تھی۔ چلتے چلتے وہ کنعان پہنچے۔

ابرام اُس ملک میں سے
گزر کر سِکم کے مقام پر ٹھہر گیا
جہاں مورِہ کے بلوط کا درخت
تھا۔ اُس زمانے میں ملک
میں کنعانی قومیں آباد تھیں۔

وہاں رب ابرام پر ظاہر ہوا اور اُس سے کہا، ”مَیں تیری اولاد کو یہ ملک دوں گا۔“ اِس لئے اُس نے وہاں رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی جہاں وہ اُس پر ظاہر ہوا تھا۔

وہاں سے وہ اُس پہاڑی علاقے کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہے۔ وہاں اُس نے اپنا خیمہ لگایا۔ مغرب میں بیت ایل تھا اور مشرق میں عَی۔ اِس جگہ پر بھی اُس نے رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی اور رب کا نام لے کر عبادت کی۔

پھر ابرام دوبارہ روانہ ہو کر جنوب کے دشتِ نجب کی طرف چل پڑا۔

رب کا ابرام کے ساتھ دوبارہ وعدہ

رب نے ابرام سے کہا، ”اپنی نظر اُٹھا کر چاروں طرف یعنی شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی طرف دیکھ۔ جو بھی زمین تجھے نظر آئے اُسے مَیں تجھے اور تیری اولاد کو ہمیشہ کے لئے دیتا ہوں۔ مَیں تیری اولاد کو خاک کی طرح بے شمار ہونے دوں گا۔جس طرح خاک کے ذرے گنے نہیں جا سکتے اُسی طرح تیری اولاد بھی گنی نہیں جا سکے گی۔ چنانچہ اُٹھ کر اِس ملک کی ہر جگہ چل پھر، کیونکہ مَیں اِسے تجھے دیتا ہوں۔“

ابرام روانہ ہوا۔ چلتے چلتے اُس نے اپنے ڈیرے حبرون کے قریب ممرے کے درختوں کے پاس لگائے۔ وہاں اُس نے رب کی تعظیم میں قربان گاہ بنائی۔

ابرام کے ساتھ رب کا عہد

اِس کے بعد رب رویا میں ابرام سے ہم کلام ہوا، ”ابرام، مت ڈر۔ مَیں ہی تیری سپر ہوں، مَیں ہی تیرا بہت بڑا اجر ہوں۔“

لیکن ابرام نے اعتراض کیا، ”اے رب قادرِ مطلق، تُو مجھے کیا دے گا جبکہ ابھی تک میرے ہاں کوئی بچہ نہیں ہے اور اِلی عزر دمشقی میری میراث پائے گا۔ تُو نے مجھے اولاد نہیں بخشی، اِس لئے میرے گھرانے کا نوکر میرا وارث ہو گا۔“

تب ابرام کو اللّٰہ سے ایک اَور کلام ملا۔ ”یہ آدمی اِلی عزر تیرا وارث نہیں ہو گا بلکہ تیرا اپنا ہی بیٹا تیرا وارث ہو گا۔“

رب نے اُسے باہر لے جا کر کہا، "آسمان کی طرف دیکھ اور ستاروں کو گننے کی کوشش کر۔ تیری اولاد اِتنی ہی بے شمار ہو گی۔"

ابرام نے رب پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔

جب ابرام 99 سال کا تھا تو رب اُس پر ظاہر ہوا۔ اُس نے کہا، "مَیں اللہ قادرِ مطلق ہوں۔ میرے حضور چلتا رہ اور بے الزام ہو۔ مَیں تیرے ساتھ اپنا عہد باندھوں گا اور تیری اولاد کو بہت ہی زیادہ بڑھا دوں گا۔"

ابرام منہ کے بل گر گیا، اور اللہ نے اُس سے کہا، "میرا تیرے ساتھ عہد ہے کہ تُو بہت قوموں کا باپ ہو گا۔ اب سے تُو ابرام یعنی 'عظیم باپ' نہیں کہلائے گا بلکہ تیرا نام ابراہیم یعنی 'بہت قوموں کا باپ' ہو گا۔ کیونکہ مَیں نے تجھے بہت قوموں کا باپ بنا دیا ہے۔ مَیں تجھے بہت ہی زیادہ اولاد بخش دوں گا، اِتنی کہ قومیں بنیں گی۔ تجھ سے بادشاہ بھی نکلیں گے۔ مَیں اپنا عہد تیرے اور تیری اولاد کے ساتھ نسل در نسل قائم

کروں گا، ایک ابدی عہد جس کے مطابق مَیں تیرا اور تیری اولاد کا خدا ہوں گا۔

اللہ نے ابراہیم سے یہ بھی کہا، "اپنی بیوی سارئی کا نام بھی بدل دینا۔ اب سے اُس کا نام سارئی نہیں بلکہ سارہ یعنی شہزادی ہو گا۔ مَیں اُسے برکت بخشوں گا اور تجھے اُس کی معرفت بیٹا دوں گا۔ مَیں اُسے یہاں تک برکت دوں گا کہ اُس سے قومیں بلکہ قوموں کے بادشاہ نکلیں گے۔"

ابراہیم منہ کے بل گر گیا۔ لیکن دل ہی دل میں وہ ہنس پڑا اور سوچا، "یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ مَیں تو 100 سال کا ہوں۔ ایسے آدمی کے ہاں بچہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ اور سارہ جیسی عمر رسیدہ عورت کے بچہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے؟ اُس کی عمر تو 90 سال ہے۔"

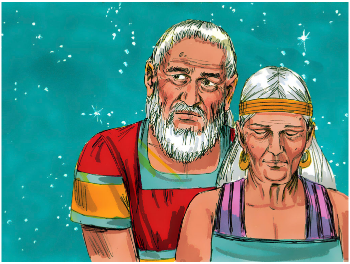

اللہ نے کہا، ”تیری بیوی سارہ کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا۔ تُو اُس کا نام اسحاق یعنی ’وہ ہنستا ہے‘ رکھنا۔ مَیں اُس کے اور اُس کی اولاد کے ساتھ ابدی عہد باندھوں گا۔ میرا عہد اسحاق کے ساتھ ہو گا، جو عین ایک سال کے بعد سارہ کے ہاں پیدا ہو گا۔“

رب ممرے میں ابراہیم پر ظاہر ہوا

ایک دن رب ممرے کے درختوں کے پاس ابراہیم پر ظاہر ہوا۔ ابراہیم اپنے خیمے کے دروازے پر تھا۔ دن کی گرمی عروج پر تھی۔

ابراہیم نے کہا، ”میرے آقا، اگر مجھ پر آپ کے کرم کی نظر ہے تو آگے نہ بڑھیں بلکہ کچھ دیر اپنے بندے کے گھر ٹھہریں۔“

رب نے کہا، ”عین ایک سال کے بعد مَیں واپس آؤں گا تو تیری بیوی سارہ کے بیٹا ہو گا۔“

سارہ یہ باتیں سن رہی تھی، کیونکہ وہ اُس کے پیچھے خیمے کے دروازے کے پاس تھی۔ دونوں میاں بیوی بوڑھے ہو چکے تھے اور سارہ اُس عمر سے گزر چکی تھی جس میں عورتوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اِس لئے سارہ اندر ہی اندر ہنس پڑی اور سوچا، ”یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا جب مَیں بُڑھاپے کے باعث گھسے پھٹے لباس کی مانند ہوں تو جوانی کے جوبن کا لطف اُٹھاؤں؟ اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہے۔“

رب نے ابراہیم سے پوچھا، ”سارہ کیوں ہنس رہی ہے؟ وہ کیوں کہہ رہی ہے، ’کیا واقعی میرے ہاں بچہ پیدا ہو گا جبکہ مَیں اِتنی عمر رسیدہ ہوں؟‘ کیا رب کے لئے کوئی کام ناممکن ہے؟ ایک سال کے بعد مقررہ وقت پر مَیں واپس آؤں گا تو سارہ کے بیٹا ہو گا۔“

اسحاق کی پیدائش

تب رب نے سارہ کے ساتھ ویسا ہی کیا جیسا اُس نے فرمایا تھا۔ جو وعدہ اُس نے سارہ کے بارے میں کیا تھا اُسے اُس نے پورا کیا۔ وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا پیدا ہوا۔

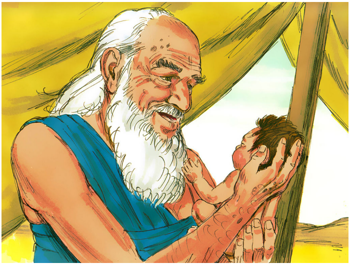

عین اُس وقت بوڑھے ابراہیم کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جو اللّٰہ نے مقرر کر کے اُسے بتایا تھا۔ ابراہیم نے اپنے اِس بیٹے کا نام اسحاق یعنی 'وہ ہنستا ہے' رکھا۔

جب اسحاق پیدا ہوا اُس وقت ابراہیم 100 سال کا تھا۔ سارہ نے کہا، "اللّٰہ نے مجھے ہنسایا، اور ہر کوئی جو میرے بارے میں یہ سنے گا ہنسے گا۔ اِس سے پہلے کون ابراہیم سے یہ کہنے کی جرأت کر سکتا تھا کہ سارہ اپنے بچوں کو دودھ پلائے گی؟ اور اب میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے، اگرچہ ابراہیم بوڑھا ہو گیا ہے۔"

اسحاق بڑا ہوتا گیا۔ جب اُس کا دودھ چھڑایا گیا تو ابراہیم نے اُس کے لئے بڑی ضیافت کی۔

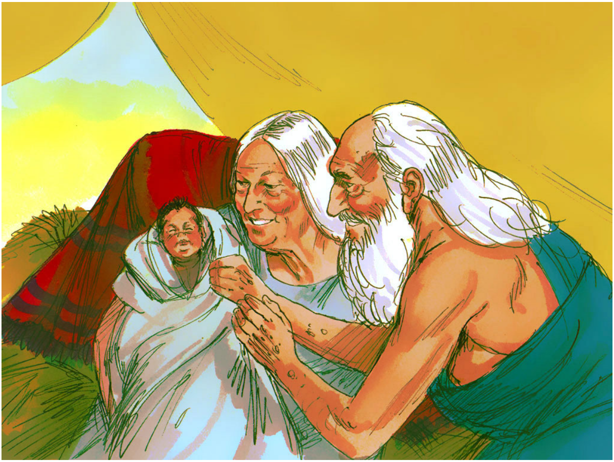

سوال

- جو کچھ اللہ فرماتا ہے کیا ہم اُس پر بھروسا رکھ سکتے ہیں؟

◄ بے شک۔ وہ ہمیشہ ہی اپنے وعدے پر پورا اُترتا ہے۔ ہم اُس کے کلام پر پورا بھروسا رکھ سکتے ہیں۔

یوں ایک زبور فرماتا ہے،

> رب کا کلام سچا ہے، اور وہ ہر کام وفاداری سے کرتا ہے۔
>
> (زبور 4:33)

داؤد بادشاہ کو بھی یہی تجربہ ہوا،

> رب کے فرمان پاک ہیں، وہ بھٹی میں سات بار صاف کی گئی چاندی کی مانند خالص ہیں۔ (زبور 6:12)

اور سلیمان بادشاہ فرماتے ہیں،

> واقعی، رب نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ (1 سلاطین 20:8)

انجیل جلیل میں خدا فرماتا ہے،

> آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔ (لوقا 33:21)

یسعیاہ نبی بھی یہی کچھ فرماتا ہے،

> گھاس تو مُرجھا جاتی اور پھول گر جاتا ہے، لیکن ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔ (یسعیاہ 8:40)

خدا اپنے وعدوں پر پورا اُترا۔ جو وعدہ اُس نے ابراہیم سے کیا تھا اُسے اُس نے پورا کیا۔ حضرت ابراہیم آخر میں اُس ملک میں پہنچ گئے جس کا وعدہ خدا نے کیا تھا۔ پھر سو سال کی عمر میں ہی اُن کی بیوی کے بیٹا پیدا ہوا، بالکل اللّٰہ کے وعدے کے مطابق۔ آیئے ہم بھی اللّٰہ کے کلام پر بھروسا رکھیں۔

لوقا 28:11 میں لکھا ہے،

> حقیقت میں وہ مبارک ہیں جو اللہ کا کلام سن کر اُس پر عمل کرتے ہیں۔

لیکن خدا کا کلام کہاں پایا جاتا ہے؟ کتابِ مقدّس میں جس میں توریت، زبور اور انجیل شامل ہیں۔

> ہر پاک نوشتہ اللہ کے روح سے وجود میں آیا ہے۔
>
> (2 تیمُتھیُس 3:16)

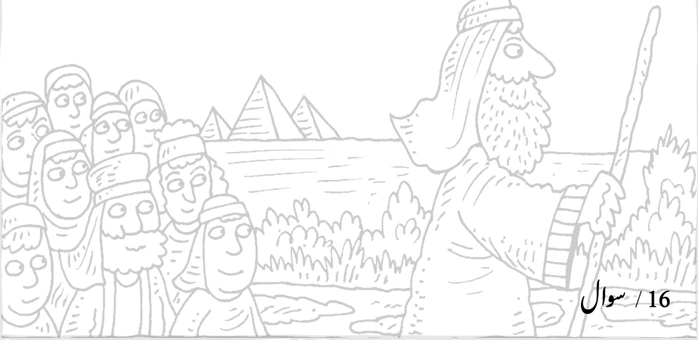

- کیا خدا کے لئے کوئی کام ناممکن ہے؟

◄ اللّٰہ کے لئے کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہوتا۔

حضرت ابراہیم اور اُن کی بیوی سارہ نے اپنی ہی زندگی میں دیکھا کہ خدا کے لئے کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہے۔ اللّٰہ نے اُنہیں ایک بیٹا بخش دیا، اُس عمر میں جب یہ انسان کے نزدیک ناممکن ہی ہے (پیدائش 14:18)۔

کلامِ مقدّس میں کئی ایک کا ذکر ہے جن کو یہ تجربہ ہوا۔ یوں ایوب نے خدا سے فرمایا،

> مَیں نے جان لیا ہے کہ تُو سب کچھ کر پاتا ہے، کہ تیرا کوئی بھی منصوبہ روکا نہیں جا سکتا۔ (ایوب 2:42)

جب یرمیاہ نبی ایسے حالات میں پھنسے ہوئے تھے جن سے نکلنا ناممکن ہی تھا تو خدا نے فرمایا،

دیکھ، مَیں رب اور تمام انسانوں کا خدا ہوں۔ تو پھر کیا کوئی کام ہے جو مجھ سے نہیں ہو سکتا؟ (یرمیاہ 27:32)

جب جبرائیل فرشتے نے اِس کا اعلان کیا کہ روح القدس کے وسیلے سے مریم کے بیٹا پیدا ہو گا تو اُس نے کہا،

> اللہ کے نزدیک کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔ (لوقا 1:37)

اور حضرت عیسیٰ نے بھی فرمایا،

> جو انسان کے لئے ناممکن ہے وہ اللہ کے لئے ممکن ہے۔
>
> (لوقا 18:27)

آئیے ہم اِس بات سے لپٹے رہیں کہ اللہ کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں ہے۔ خدا کی ذات کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ خدا آج بھی بظاہر ناممکن کام کر سکتا ہے، بالکل اُسی طرح جس طرح پرانے زمانے میں۔

- جب ہم حضرت ابراہیم کی طرح خدا پر بھروسا رکھتے ہیں تو اِس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

◄ جب ہم حضرت ابراہیم کی طرح خدا کی سن کر اُس پر بھروسا رکھتے ہیں تو وہ ہمیں اپنی برکتوں سے نوازتا ہے۔

ابراہیم کا اللہ پر پورا اعتماد تھا، اور وہ اُس کے حکموں پر پورے اُترے۔ اِسی اعتماد کے تحت وہ اپنے ملک سے نکل کر ایک ملک کی طرف بڑھنے لگے جو وہ نہیں جانتے تھے۔ ہاں، اُس وقت وہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ یہ وعدہ کیا گیا ملک کہاں ہے۔ خدا قدم بہ قدم اُن کی راہنمائی کر کے اُس ملک میں لے گیا جس کا وعدہ اُس نے کیا تھا۔

اللہ نے ابراہیم سے وعدہ کیا کہ تیری اولاد ستاروں جیسی بے شمار ہو گی۔ گو ایسا بالکل نہیں لگ رہا تھا تو بھی حضرت ابراہیم کی اُمید جاتی نہ رہی بلکہ وہ اِس وعدے سے لپٹے رہے۔ گو میاں بیوی بہت بوڑھے تھے تو بھی حضرت ابراہیم کا پکا ایمان تھا کہ سارہ کے بیٹا پیدا ہو گا۔

اِسی بھروسے اور ایمان کے باعث خدا نے حضرت ابراہیم کو برکت دی۔ اِسی بنا پر اللہ نے اُنہیں راست باز قرار دیا۔ ہاں، اِسی وجہ سے خدا کا ابراہیم کے ساتھ رشتہ مضبوط رہا (پیدایش 15:6)۔

انجیل جلیل اِس کی تصدیق کرتی ہے،

> ابراہیم نے اللہ پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔ اِسی وجہ سے وہ "اللہ کا دوست" کہلایا۔
>
> (یعقوب 2:23 اور رومیوں 4:3-5)

اُن کو شک نہ آیا بلکہ اُنہیں اللہ کے وعدے پر پورا بھروسا تھا۔ بلکہ چلتے چلتے اُن کا ایمان مزید مضبوط ہوتا گیا۔ وہ خدا کو جلال دیتے رہے یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ وہ اپنے وعدے پورا کرے گا۔

اِس لئے انجیل جلیل میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم ہمارے لئے نمونے کا باعث ہیں۔

> ابراہیم کی مثال لیں۔ اُس نے اللہ پر بھروسا کیا اور اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔ تو پھر آپ کو جان لینا چاہیئے کہ ابراہیم کی حقیقی اولاد وہ لوگ ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔
>
> (گلتیوں 3:6-7)

مطلب ہے کہ جب ہم اللہ اور اُس کے پاک کلام پر ایمان رکھتے ہیں تو وہ ہم کو برکتوں سے نوازتا ہے۔ جس طرح لکھا ہے،

> چنانچہ اپنے اِس اعتماد کو ہاتھ سے جانے نہ دیں کیونکہ اِس کا بڑا اجر ملے گا۔ (عبرانیوں 35:10)

اگر ہم بے وفا نکلیں تو بھی وہ وفادار رہے گا۔ کیونکہ وہ اپنا انکار نہیں کر سکتا۔ (2 تیمتھیس 13:2)

آیئے ہم اُس پر بھروسا رکھیں جو خدا اپنے پاک کلام میں ہمیں بتاتا ہے۔ کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس پر اعتماد کریں۔ تب ہم بھی حضرت ابراہیم کی طرح اُس کے دوست ٹھہریں گے، اور وہ ہمیں راست باز قرار دے گا۔

مزید معلومات کے لئے پڑھئے توریت شریف پیدایش 11:27 تا 11:25۔